[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

لوکنارائن پانڈے اور دیگران

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشتر اور دیگران

7اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

قانونی ملازمت:

مہاراشٹر ماتحت پولیس سروس — ہیڈ کانسٹیبل — مستقلی — سب انسپکٹر کے طور پر ترقی کے لیے غور — منعقد، درخواست کنندگان نے مقررہ مدت کے اندر اپنی رضامندی درج نہیں کی — اپنی غیر فعالیت پر، انہوں نے کوتائی کیا ہے — حکومت ان کے دعووں پر غور نہ کرنے میں درست تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 19487۔

1994 کے اوائے نمبر 492 میں مہاراشٹر ایڈمنسٹریٹوٹریبونل، ناگپور کے مورخہ 10.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست کنندگانوں کے لیے جی ایل سنگھی، این آر چودھری، دیپک بھٹاچارجی اور سومناتھ مکھرجی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ پٹیشن مہاراشٹر ایڈمنسٹریٹوٹریبونل کے اوائے نمبر 492 / 94 اور بیچ میں 10.5.1996 پر دیے گئے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزار مہاراشٹر ماتحت پولیس سروس میں ہیڈ کانسٹیبل ہیں اور اس سے پہلے کے موقع پر جب انہوں نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی تھی، عدالت عالیہ نے تاریخ 1 کے حکم کے ذریعے ہدایت کی تھی کہ درخواست کنندگان کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ 1991 میں پیش ہونے والے امیدواروں کے مستقل کے عمل میں حصہ لیں بشرطیکہ وہ حکم کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اپنی رضامندی درج کرائیں۔ 85-1984 میں منعقد ہونے والے تحریری امتحانات میں حاصل کردہ نمبروں کو بحال کیا جائے گا اور انٹرویو وغیرہ میں حاصل کردہ نمبروں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اگر وہ میرٹ کی بنیاد پر اہل پائے جاتے ہیں، تو انہیں میرٹ لسٹ میں رکھا جانا تھا اور سب

انسپکٹر کے طور پر ترقی کے قواعد کے مطابق ان پر غور کیا جانا تھا۔ مانا جاتا ہے کہ درخواست کنندگان نے عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق دو ماہ کے اندر رضامندی درج نہیں کی تھی۔ انہوں نے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی اور اس عدالت نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے دو ماہ کے اندر اپنے اقدام دائر کر دیے۔ جب ان پر غور نہیں کیا جا رہا تھا اور مطالبہ کیا جا رہا تھا، حکومت نے ان کی درخواستیں قبول نہیں کیں۔ اس طرح انہوں نے موجودہ درخواست دائر کی ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل شری سنگھی نے حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکلر ہمارے نوٹس میں لایا ہے جس میں انٹرویو کو نئے سرے سے کرنے کی اجازت دی قابل تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امیدواروں کے ایک اور بیچ نے ٹریبونل سے رجوع کیا ہے اور ٹریبونل سے وہی حکم حاصل کیا ہے جس کی بنیاد پر حکومت نے مذکورہ حکم جاری کیا ہے۔ اس پر انحصار کرتے ہوئے، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ حکومت نے مذکورہ سرکلر میں تین ماہ کا وقت دیا ہے، لہذا درخواست کنندگان بھی باقاعدگی کے لیے پیش ہونے کے اس فائدے سے فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ ہدایت کار وکیل کی طرف سے بار بھر میں جاری کردہ ہدایات کی بنیاد پر یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے سال 1991 کے لیے بھی امتحانات نہیں لیے تھے جیسا کہ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے اور اس لیے درخواست کنندگان کو ڈویژن بنچ کی ہدایت کے مطابق ویوا وائس کے لیے حاضر ہونے کے حق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ہم اس دلیل کو اس وجہ سے قبول نہیں کر سکتے کہ جب عدالت عالیہ نے دو ماہ کی وقت کی حد مقرر کی تھی اور جب درخواست کنندگان نے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کے خلاف اس عدالت سے رجوع کیا تھا، تو ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو انہیں عدالت عالیہ سے وقت میں توسیع کی درخواست کرنی چاہیے تھی یا انہیں تحریری ضمانت دینے کے لیے اس عدالت سے مزید وقت طلب کرنا چاہیے تھا۔ بدقسمتی سے، انہوں نے وقت کی اس طرح کی توسیع کی کوشش نہیں کی۔ اس لیے حکومت رٹ پٹیشن دائر کرنے کے بعد ان کے دعووں پر غور نہ کرنے میں درست تھی۔ صرف یہ حقیقت کہ لوگوں کے ایک اور بیچ نے ٹریبونل سے رجوع کیا تھا اور عدالت عالیہ کی طرف سے ہدایت کردہ اسی طرح کے احکامات حاصل کیے تھے اور حکومت نے انہیں سرکلر کے مطابق اس علاج سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی تھی، درخواست کنندگان کو اس علاج سے فائدہ اٹھانے کے لیے مزید کارروائی بنائے نالش فراہم نہیں کرے گی۔ اپنی غیر فعالیت پر درخواست کنندگان نے کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے اور انہیں نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document